منت وسپاس مولی تعالے

کہ رسالۂ ہدایت قبالہ جسمین عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنے کے مستحب و مسنون ہونیکی کامل تحقیق و تصریح اور اوسکے اعلی درجے کے اوصاف وفضائل کی توضیح اور اسکے ضمن مین مسح علی العمامہ و دیگر مسائل ضروریہ کی تحقیق و تنقیح ـ مدلل بدلائل ساطعۂ فقہیہ ـ مبرہن ببراہین احادیث خیر البریہ علیہ افضل التحیہ مسمی

کشف الغمۃ عن سنیۃ العمامۃ

ملقب بلقب تاریخی

توضیح الحکم

۱۳۲۳

از تالیف لطیف و مجید سراسر نافع و مفید ـ جامع معقول و منقول ـ حاوی فروع واصول ـ واقف رموز علمیہ ـ کاشف غوامض علمیہ ـ استاذ المدرسین الکاملین ـ خاتمۃ المحدثین والمفسرین ـ فاضل وحید ـ عالم امجد حضرت مولانا مولوی مفتی وصی احمد صاحب مقیم پیلی بھیت ـ معروف بمحدث سورتی لا زال بالفیض القوی

بتصحیح واہتمام احقر الانام ضیاء الدین المکنی بابی المساکین مہتمم تحفۂ حنفیہ غفر جمیع ذنوبہ رب البریہ

مطبع حنفیہ پٹنہ سے شائع ہوا

محمد کرم احمد [illegible]

مسئلہ از سلون ضلع رای بریلی - مرسلہ محمد سلیمان صاحب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین ان مسئلون مین **مسئلہ اول** نماز باعمامہ و بے عمامہ دونون ثواب مین برابر ہین یا نماز باعمامہ ثواب مین فضیلت رکھتی ہے اور بے عمامہ کے درصورت فضیلت جو یہ حدیث ہے صلاۃ تطوع او فریضۃ بعمامۃ تعدل خمسا وعشرین صلاۃ بلا عمامۃ وجمعۃ بعمامۃ تعدل سبعین جمعۃ بلا عمامۃ تو یہ حدیث نزد محدثین ضعیف ہے یا موضوع اور ایسے اعمال مین یہ حدیث قابل عمل ہوگی یا نہین

۲ **مسئلہ دوم** اگر یہ حدیث مذکورہ مسئلہ اولی قابل عمل اعمال نہین ہے اور کوئی شخص بسبب نفس پروری ایسے عمل پر بالکل اس حدیث کو موضوع سمجھے اور کتب معتبرہ فقہیہ کی عبارت جو اوسکے ثواب پر دال ہین مثل عالمگیریہ و کنز و فتاوی حجۃ و آداب اللباس مؤلفہ شیخ محدث دہلوی و قنیہ وغیرہ تسلیم نہ کرے اور اس حدیث کے بیان کرنیوالے پر لعن طعن کرے اور مفتری علی الاحادیث تصور کرے اور لوگونکو تاکید اس امر کی کرے کہ عمامہ باندھنے کی کوئی ضرورت نہین ہے اور قصداً عمامہ اوتروا ڈالے اور عمامہ باندھنے کو باوجود تاکید احادیث ثواب نجانے تو وہ شخص قابل الزام شرعی ہوگا یا نہین **مسئلہ سوم** اگر امام ٹوپی دیے ہو اور مقتدی عمامہ باندھے ہون تو مقتدی کی نماز مکروہ ہوگی یا نہین اور جس شخص کے پاس عمامہ موجود ہو اور وہ قصداً صرف ٹوپی سے نماز پڑھے تو نماز اوسکی مکروہ ہوگی یا نہین وہ شخص مورد الزام شرعی

ہوگا یا نہین مسئلہ چہارم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم
وسلف صالحین نے عمامے سے نماز پڑھا ہے اور عمامے کو بے اصل جانا ہے یا نہین مسئلہ پنجم کتاب
جامع الرموز حنفیہ کے نزدیک معتبر ہے یا نہین اور اس کتاب کے مسئلون پر عمل کرنا جائز ہے یا نہین
یہ مسئلہ جو اکثر کتابون مین درج ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس قمیص اور ازار اور عمامہ موجود ہو تو اوسکو
صرف ازار یا صرف قمیص سے نماز پڑھنا مکروہ ہے پس آیا یہ مسئلہ کتب فقہیہ حنفیہ مین موجود ہے
اور اوسکے موافق ہے یا خلاف فقہ ہے بینوا من السند بالکتاب توجروا من اللہ الوہاب

جواب مسئلۂ اول و مسئلۂ دوم رب زدنی علما واشرح لی صدری نماز باعمامہ و نماز
بے عمامہ دونون یکسان نہین بلکہ نماز باعمامہ کو فضیلت ہے اور ثواب اوسکا یقیناً زائد ہے اسواسطے
کہ عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا مستحب ہے اور بلا عمامہ مخالف مستحب اور خلاف ادب ہے عالم عامل بادشاہ
عادل عالمگیر غفرلہ اللہ القدیر کے فتاوی مین ہے والمستحب ان یصلی الرجل فی ثلثۃ اثواب
قمیص وازار وعمامۃ انتہی اور مستحب یہ ہے کہ مرد تین کپڑون مین نماز پڑھے کرتہ اور ازار اور
عمامہ مین اور فقیہ لاثانی علامہ شرنبلالی کی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح مین ہے والمستحب
ان یصلی فی ثلثۃ اثواب من احسن ثیابہ قمیص وازار وعمامۃ انتہی اور مستحب یہ ہے کہ مرد
ایسے تین کپڑون مین نماز پڑھے جو منجملہ اوسکے عمدہ کپڑون کے ہون اور وہ تین کپڑے قمیص اور ازار
اور عمامہ ہین ونحوہ فی الغنیۃ والحلیۃ والبحر والتعلیق الجلی شرح منیۃ المصلے وجامع الر
معزوًا الی منیۃ الفقہاء وغیرہا اور عمامہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سنت
متواترہ ہے جسکا تواتر یقیناً سرحد ضروریات دین تک پہنچا ہے لہذا علمائے کرام نے عمامہ تو عمامہ
ارسال عذبہ یعنی شملہ چھوڑنا کہ اوسکی فرع اور سنت غیر موکدہ ہے یہانتک کہ مرقاۃ المفاتیح
شرح مشکوۃ المصابیح مین فرمایا لکن ثبت فی السیر بروایات صحیحۃ ان النبی صلی اللہ تعالی

۳

علیہ وسلم کان یرخی عمامتہ احیانا بین کتفیہ واحیانا یلبس العمامۃ من غیر علامۃ فعلم ان الاتیان بکل
واحد من تلک الامور سنۃ اسکے ساتھ استہزا کو کفر ٹھہرایا کما نص علیہ الفقہاء الکرام وامروا بترکہ
حیث یستھزئ بہ العوام کیلا یقعوا فی الھلاک بسوء الکلام تو عمامہ کہ سنت لازمہ دائمی ہے یہانتک
کہ علما نے خالی ٹوپی پہننے کو مشرکین کی وضع قرار دیا ہے اور حدیث آنیوالی رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
اسپر حمل کیا محدث مکی علامہ قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح مشکوۃ مین فرمایا لم یرو انہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لبس القلنسوۃ بغیر العمامۃ فیتعین ان یکون ھذا زی المشرکین
یعنی اصلا مروی نہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی بغیر عمامہ کے ٹوپی
پہنی ہو تو متعین ہوا کہ یہ کافرونکی وضع ہے اوسی مین بعد ذکر بعض احادیث فضیلت عمامہ ہے
ھذا کلہ یدل علی فضیلۃ العمامۃ مطلقا نعم مع القلنسوۃ افضل ولبسھا وحدھا
مخالف للسنۃ کیف وھی زی الکفرۃ وکذا المبتدعۃ فی بعض البلدان یعنی ان سب سے
عمامہ کی فضیلت مطلقاً ثابت ہوئی اگرچہ بے ٹوپی ہو ہان ٹوپی کے ساتھ افضل ہے اور خالی
ٹوپی خلاف سنت ہے اور کیونکر نہو کہ وہ کافرون اور بعض بلادوں کے بدمذہبونکی وضع ہے اسکا
انکار کسدرجہ اشد و اکبر ہوگا اوسکا سنت ہونا متواتر ہے اور سنت متواترہ کا استخفاف کفر ہے
وجیز کردری پھر نہر الفائق پھر رد المحتار مین ہے لو لم یر السنۃ حقا کفر لانہ استخفاف عمامے
کی فضیلت مین احادیث کثیرہ وارد ہین بعض اونکے کہ اسوقت پیش نظر ہین مذکور ہوتی ہین

حدیث اول سنن ابی داؤد و جامع ترمذی مین رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین فرق ما بیننا وبین المشرکین
العمائم علی القلانس ہم مین اور مشرکون مین فرق ٹوپیون پر عمامے ہین علامہ مناوی تیسیر
جامع صغیر مین اس حدیث کے نیچے لکھتے ہین فالمسلمون یلبسون القلنسوۃ فوقھا
العمامۃ اما لبس القلنسوۃ وحدھا فزی المشرکین فالعمامۃ سنۃ مسلمان ٹوپیان

دیکر اوپر سے عمامہ باندھتے ہین اور تنہا ٹوپی کا فرنگی وضع ہے تو عمامہ سنت ہے یہی حدیث باوردی
نے ان لفظوں سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا العلمة علی القلنسوة
فصل ما بیننا وبین المشرکین یعطی بکل کورة یدورھا علی راسه نورا ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا
فرق ہے ہر پیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دیگا اوسپر روز قیامت نور عطا کیا جائیگا حدیث ۲ و ۳ قضاعی
شہاب مین امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے اور دیلمی مسند الفردوس مین مولی علی
وعبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہم سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین العمائم
تیجان العرب عمامے عرب کے تاج ہین حدیث ۴ مسند الفردوس مین انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین العمائم تیجان العرب فاذا وضعوا العمائم وضعوا عزھم
وفی لفظ وضع اللہ عزھم عمامے عرب کے تاج ہین جب وہ عمامے چھوڑینگے تو اپنی عزت اوتار دینگے حدیث ۵
ابن عدی امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
فرماتے ہین ایتوا المساجد حسرا ومعصبین فان العمائم تیجان المسلمین مسجدونمین حاضر ہو
سر برہنہ اور عمامہ باندھے اسلیئے کہ عمامے مسلمانونکے تاج ہین حدیث ۶ طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک
مین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
فرماتے ہین اعتموا تزدادوا حلما عمامے باندھو تمہارا حلم بڑھیگا صححه الحاکم حدیث ۷ ابن عدی
کامل اور بیہقی شعب الایمان مین اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم فرماتے ہین اعتموا تزدادوا حلما والعمائم تیجان العرب عمامہ باندھو وقار تمہارا زائد ہوگا اور
عمامے عرب کے تاج ہین وروی عنه الطبرانی صدره واشار المناوی الی تقویته حدیث ۸
دیلمی عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ وان اسلم فعنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین
العمائم وقار المومن وعز العرب فاذا وضعت العرب عمائمها وضعت عزھا عمامے مسلمان کے وقار اور عرب کی عزت ہین تو جب
عمامے اوتار دینگے اپنی عزت اوتار دینگے حدیث ۹ دیلمی رکانہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین

لاتزال امتی علی الفطرۃ ما لبسوا العمائم علی القلانس میری امت ہمیشہ دین حق پر رہیگی جبتک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں حدیث ۱۰ ابوبکر ابن ابی شیبہ مصنف اور ابوداؤد طیالسی وابن منیع مسانید اور بیہقی سنن میں امیر المومنین مولی علی رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالی ایدنی یوم بدر وحنین بملائکۃ یعتمون ھذہ العمۃ ان العمامۃ حاجزۃ بین الکفر والایمان بیشک اللہ تعالی نے بدر وحنین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مدد فرمائی جو اس طرز کا عمامہ باندھتے ہیں بیشک عمامہ کفر وایمان میں فارق ہے حدیث ۱۱ دیلمی مسند الفردوس میں عبد الاعلی بن عدی رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ھکذا فاعتموا فان العمامۃ سیماء الاسلام وھی حاجزۃ بین المسلمین والمشرکین اسیطرح عمامہ باندھو کہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور وہ مسلمانوں اور مشرکوں میں فارق ہے حدیث ۱۲ ابن شاذان اپنی مشیخت میں مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے عمامے کیطرف اشارہ کرکے فرمایا ھکذا تکون تیجان الملائکۃ فرشتوں کے تاج ایسے ہوتے ہیں حدیث ۱۳ و ۱۴ طبرانی کبیر میں عبد اللہ بن عمر اور بیہقی شعب الایمان میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہم سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں علیکم بالعمائم فانھا سیماء الملئکۃ وارخوھا خلف ظھورکم عمامے اختیار کرو کہ وہ فرشتوں کے شعار ہیں اور اونکے شملے اپنے پس پشت چھوڑو حدیث ۱۵ ابو عبد اللہ محمد بن وضاح فضل لباس العمائم میں خالد بن معدان سے مرسلا راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالی اکرم ھذہ الامۃ بالعصائب الحدیث بیشک اللہ عزوجل نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا حدیث ۱۶ بیہقی شعب الایمان میں الخ حسین سے

راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین اعتموا خالفوا علی الامم قبلکم عمامے باندھو اگلی امتون یعنی یہود اور نصاریٰ کی مخالفت کرو کہ وہ عمامے نہین باندھتے ہین حدیث ۱۷ المعجم کبیر طبرانی مین ہے حدثنا محمد بن عبد اللہ الحضرمی حدثنا العلاء بن عمرو الحنفی حدثنا ایوب عن مدرک عن مکحول عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ عزوجل والملئکۃ یصلون علی اصحاب العمائم یوم الجمعۃ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین جمعہ کے عمامہ والون پر بیشک اللہ تعالیٰ اور اوسکے فرشتے درود بھیجتے ہین حدیث ۱۸ دیلمی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین الصلاۃ فی العمامۃ تعدل بعشرۃ آلاف حسنۃ عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے فیہ ابان حدیث ۱۹ ابن عدی کتاب الامثال مین معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین العمائم تیجان العرب فاعتموا تزدادوا حلما ومن اعتم فلہ بکل کور حسنۃ فاذا حط فلہ بکل حطۃ حطہا خطیئۃ عمامے عرب کے تاج ہین تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھیگا اور جو عمامہ باندھے اوسکے لیے ہر پیچ پر نیکی ہے اور جب (بلا ضرورت یا ترک کے قصد پر) اوتار دے تو ہر اوتارنے پر ایک خطا ہے یا جب بضرورت بلا قصد ترک بلکہ بارادہ معاودت اوتارے تو ہر پیچ اوتارنے پر ایک گناہ اوترے دونون معنی محتمل ہین واللہ تعالیٰ اعلم والحدیث اشد ضعفا فیہ ثلثۃ متروکون متھمون عمرو بن الحصین عن ابی علاثۃ عن ثور حدیث ۲۰ مسند الفردوس مین جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین رکعتان بعمامۃ خیر من سبعین رکعۃ بلا عمامۃ عمامے کے ساتھ

دو رکعتین بے عمامے کے ستر رکعتوں سے افضل ہین۔ رہی حدیث مذکور سوال اسے ابن عساکر نے تاریخ دمشق اور ابن نجار نے تاریخ بغداد اور دیلمی نے مسند الفردوس مین بطرق عدیدہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے فابن عساکر بطریق احمد بن محمد الرقی ثنا عیسی بن یونس حدثنا عباس بن کثیر ح والدیلمی بطریق الحسین بن اسحق العجلی حدثنا یعقوب القطان ثنا سفین بن زیاد المخرمی حدثنا العباس بن کثیر القریشی ثنا یزید بن ابی حبیب عن میمون بن مهران قال دخلت علی سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم فحدثنی ملیا ثم التفت الی فقال یا ابا ایوب الا اخبرک بحدیث تحبہ وتحملہ عنی و تحدث بہ قلت بلی قال دخلت علی ابی عبد اللہ ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہما وهو یعتم فقال احب العمامة فقلت بلی قال احبها تکرم ولا یراک الشیطان الا ولی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقول تطوع او فریضة بعمامة تعدل خمسا وعشرین صلاة بلا عمامة وجمعة بعمامة تعدل سبعین جمعة بلا عمامة ای بنی اعتم فان الملائکة یشهدون الجمعة معتمین فیسلمون علی اهل العمائم حتی یغیب الشمس یعنی سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم فرماتے ہین مین اپنے والد ماجد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حضور حاضر ہوا وہ عمامہ باندھ رہے تھے جب باندھ چکے میری طرف التفات کرکے فرمایا تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو مین نے عرض کی کیون نہین فرمایا اسے دوست رکھو عزت پاؤگے اور جب شیطان تمھین دیکھیگا تم سے پیٹھ پھیر لیگا مین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ عمامے کے ساتھ ایک نماز خواہ نفل خواہ فرض بے عمامے کی پچیس نمازونکی برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامے کے ستر جمعونکے برابر ہے پھر ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا اے فرزند عمامہ باندھو کہ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہین اور سورج ڈوبنے تک عمامہ والون پر سلام بھیجتے رہتے ہین اور فتاوی رضویہ ملقب بعطایا النبویہ میں امام الوقت

٨

حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب اس حدیث کے بارے میں یوں ناصیب رقم فرماتے
ہیں حق یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع نہیں اوسکی سند میں نہ کوئی وضاع ہے نہ متہم بالوضع نہ کوئی
کذاب نہ متہم بالکذب نہ اوس میں عقل یا نقل کی اصلا مخالفت لاجرم اوسے امام جلیل بحامہ نبیل
خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے جامع صغیر میں ذکر فرمایا جسکے
خطبے میں ارشاد کیا ترکت القشر واخذت اللباب وصنتہ عما تفرد بہ وضاع او کذاب
میں نے اس کتاب میں پوست چھوڑ کر خالص مغز لیا ہے اور اوسے ہر ایسی حدیث سے بچایا جسے
تنہا کسی وضاع یا کذاب نے روایت کیا ہے اما ابن النجار فاخرجہ من طریق محمد بن محمد
المروزی انبأنا ابو بشر بن سیار الرقی حدثنا العباس بن کثیر الرقی عن یزید بن حبیب
قال قال لی مہدی بن میمون دخلت علی سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم
وهو يعتم فقال لي يا ابا ايوب الا احدثك بحديث تحبه وتحمله وترويه فذكر مثله
وقال لا يزالون يصلون على اصحاب العمائم حتى تغيب الشمس قال الحافظ في اللسان
هذا حديث منكر بل موضوع ولدار للعباس بن كثير ذكرا في الغرباء لابن يونس ولا في
ذيله لابن الطحان واما ابو بشر بن سيار فلم يذكره ابو احمد الحاكم في الكنى وما عرفت محمد بن
مهدي المروزي ولا مهدي بن ميمون الراوي لهذا الحديث عن سالم وليس هو البصري
المخرج له في الصحيحين ولا ادري ممن الآفة انتهى اقول رحم الله الحافظ اين
يأتيه الوضع وليس فيه ما تحيله عقل ولا شرع وليس في سنده وضاع ولا كذاب ولا متهم
ومجرد الجهل بحال الراوي لا يقتضي بسقوطه عن درجة الاعتبار الى ان لا يصلح للتمسك
به في فضائل الاعمال فضلا عن الوضع ولما اورد الحافظ ابو الفرج ابن الجوزي حديث

قزعة بن سوید عن عاصم بن مخلد عن ابی الاشعث الصنعانی عن شداد بن اوس
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من قرض بیت شعر بعد
العشاء الآخرة لم تقبل لہ صلاة تلک اللیلة فی الموضوعات واعلہ بان عاصما فی عداد المجهولین
وقزعة قال احمد مضطرب الحدیث وقال ابن حبان کان کثیر الخطاء فاحش الوهم فلما کثر
ذلک فی روایته سقط الاحتجاج بہ انتهی قال الحافظ نفسہ فی القول المسدد ولیس
فی شیء من هذا ما یقضی علی هذا الحدیث بالوضع الخ ولما حکم ابن الجوزی علی حدیث ابی
عقال عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
العسقلان احد العروسین یبعث منها یوم القیامة سبعون الفا لا حساب علیهم ویبعث
منها خمسون الفا شهداء وفودا الی اللہ عز وجل وبها صفوف الشهداء رؤسهم
مقطعة فی ایدیهم تثج اوداجهم دما یقولون ربنا واتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا ۱۰
یوم القیامة انک لا تخلف المیعاد فیقول صدق عبیدی اغسلوهم بنهر البیضة فیخرجون
منها نقاة بیضا فیسرحون فی الجنة حیث شاؤا بالوضع محتجا بان جمیع طرقه تدور علی ابی
عقال واسمه هلال بن زید بن یسار قال ابن حبان یروی عن انس رضی اللہ تعالی عنہ
اشیاء موضوعة ما حدث بها انس قط لا یجوز الاحتجاج بہ بحال انتهی وقال الذهبی فی المیزان
باطل قال الحافظ فیہ نفسہ هو فی فضائل الاعمال والتحریض علی الرباط فی سبیل اللہ ولیس
فیہ ما یحیله الشرع ولا العقل فالحکم علیہ بالبطلان بمجرد کونہ من روایة ابی عقال لا یتجه
وطریقة الامام احمد معروفة فی التسامح فی روایة احادیث الفضائل دون احادیث
الاحکام انتهی فلیت شعری کم لا یقال مثل هذا فی حدیث العمامة مع انہ ایضا
فی فضائل الاعمال والتحریض علی التادب فی حضرة الرب ولیس فیہ ما یحیله

الشرع ولا العقل بل وليس فی روایته من یحمی بروایة الموضوعات کابی عقال فکیف یتجه بحکم
علیه بالبطلان والوضع بمجرد کون بعض رواته ممن لم یعرفهم الحافظ ولم یذکرهم
فلان وفلان علاان مهدی بن میمون عند ای وهم من بعض رواة ابن النجار لان
عیسی بن یونس عند ابی نعیم وسفین بن زیاد عند الدیلمی انما یرویانه عن العباس عن
یزید عن میمون بن مهران کما تقدم ومیمون هذا هو ابو ایوب الجزری الرقی ثقة فقیه
من رجال مسلم والاربعة کما قاله الحافظ فی التقریب واخرج له الحافظ الامام الطحاوی فی
غیر موضوع من مسنده المعتمد معانی الآثار ایضًا لاجرم لم یعبأ کلام الحافظ هذا خاتم الحفاظ
الجلال السیوطی عن ایراده فیما التزم صونه عن الموضوع اما قول تلمیذه الحافظ السخاوی حدیث
صلاة بخاتم تعدل سبعین صلاة بغیر خاتم هو موضوع کما قال شیخنا وکذا ما رواه الدیلمی من حدیث
ابن عمر مرفوعا بلفظ صلاة بعمامة الحدیث المذکور ومن حدیث انس مرفوعا الصلاة فی العمامة
تعدل بعشرة آلاف حسنة انتهی فلم یذکر وجهه وانما تبع فی ذلک شیخه وقد علمت ما فیه وکذا
حدیث انس انما فیه ابان متروک وکون الراوی متروکا لا یقضی بکون الحدیث موضوعا کما بینته فی
الهاد الکاف فی حکم الضعاف واللّٰه تعالی اعلم انتهی کلام امام البریلوی بالتغییر الیسیر من العبد الفقیر
اور جاہل اگر کسی حدیث کو محض بہوائی نفس امارہ بالسوء موضوع کہے تو فاسق اور مستوجب سزای غیر اور
واجب التعزیر ہے اور کتب معتمدہ فقہیہ کو ماننا اگر بطور تخطیہ کے ہے کہ مجتہد نے اس مسئلہ میں خطا کی اور اصابت حکم
شرعی میں اوس سے غلطی واقع ہوئی تو جہل مرکب جہالت وضلالت اور بدمذہبی وگمراہی لاریب
فیہ ہے محقق علی الاطلاق مجتہد علی الوفاق حافظ العصر ناقد الدہر فقیہ وجیہ اصولی نبیہ امام کمال الدین ابن الہمام اپنی
کتاب مستطاب تحریر میں ارشاد فرماتے ہیں والحق الاتفاق علی عدم الاکفار بانکار المشہور لاحادیة اصله
فلم یکن تکذیبا له علیه الصلاة والسلام بل ضلالة لتخطئة المجتهدین حدیث مشہور کا انکار کفر نہیں کہ اصل میں
وہ آحاد ہے تو یہ انکار جھٹلانا سرور عالم حضور اقدس صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم کا نہوا بلکہ وہ گمراہی اور بدمذہبی
ہے بسبب نسبت کرنے خطا کے طرف ائمہ مجتہدین رضوان اللّٰہ تعالی علیہم اجمعین کے

وقد صرح بکون مخالفۃ المجتہدین فسقاً وضلالۃ مولانا ملا جیون فی نور الانوار و

العلامۃ ابن الملک فی شرحہ علی المنار فی اٰخرین من العلماء المعتمدین الاخیار والفضلاء

المستندین الخیار ایضاً اور اگر بطرز انکار احکام فقہی وعدم تسلیم مسائل فرعی اجتہادی ہے تو

کفر صریح بلکہ ارتداد قبیح ہے اسواسطے کہ فرضیت تقلید پر اجماع قطعی موجود بلکہ بتصریح علما ضروریات

دین میں معدود علامہ شمس الدین فناری علیہ رحمۃ ربنا الباری اصول البدائع فی اصول الشرائع

میں فرماتے ہیں وجوب العمل بما ادی الیہ اجتہاد المجتہد علیہ وعلی مقلدیہ من ضروریات الدین

انتہی ضروری ہونا عمل کا اوس حکم پر جو مجتہد نے اپنے اجتہاد سے آیت وحدیث سے نکالا اوس پر

اور اوسکے مقلدوں پر ضروریات دین میں سے ہے اور جو شخص کسی امر ضروری کا ضروریات دین

سے انکار کرے وہ کافر ہے اور تفصیل اسکی فقیر کے رسالہ حافلہ النفع الشواہد لمن کذب الواہین عن المسائل

۱۳ میں درج ہے جو عظیم آباد کے مطبع حنفیہ واقع محلہ لودی کٹرہ میں حلیہ طبع سے آراستہ ہوکر بحمد اللہ تعالی

مطبوع طبائع اہل علم وفضل ہوا۔ اور اس حدیث شریف کے بیان کرنیوالے پر لعنت کا اطلاق خود

اوسکے لیے سخت آفت کہ بحکم احادیث صحیحہ جو لعنت غیر مستحق پر کیجاتی ہے کرنے والے پر پلٹ آتی ہے

والعیاذ باللہ تعالی امام ترمذی پھر ابو داؤد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے

راوی کہ ان رجلا نازعتہ الریح رداءہ فلعنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

لا تلعنہا فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باہل رجعت اللعنۃ علیہ ہوا نے ایک و

سے اوسکی چادر میں شرارت کی وہ چادر کو اپنی طرف کھینچتا اور اپنے مونڈھوں پر ڈالتا اور

ہوا اوسکو اپنی طرف کھینچتی اور اوڑا لیجاتی جب وہ مرد دق ہوا تو اوسنے ہوا پر لعنت کی حضور

سرور انبیا علیہ الصلاۃ والسلام علی مر الدہور نے ارشاد کیا کہ ہوا پر لعنت نہ کر کہ وہ معذور ہے

اوسے اللہ کا حکم ہوتا ہے اور بیشک جو لعنت کرے کسی چیز پر کہ وہ اوسکا مستحق نہیں پلٹ آتی ہے

لعنت کرنیوالے پر اور مسلمانوں کے عمامے قصداً اوتروا دینا اور اوسے ثواب نجاننا قریب ہے کہ ضروریات دین کے انکار اور سنت قطعیہ متواترہ کے استخفاف کی حد تک پہنچے ایسے شخص پر فرض ہے کہ اپنے ان حرکات سے توبہ کرے اور از سر نو کلمۂ اسلام پڑھے اور اپنی عورت کے ساتھ نکاح کی تجدید کرے

جواب مسئلہ سوم صورت مسؤل عنہا مین مقتدی عامل بالسنہ ہے اور امام تارک سنت لہذا وہ ثواب کا مستحق ہے اور یہ اوس ثواب سے محروم اور مقتدی کو ایسا ہی چاہیے کہ گو امام عمامہ نہ باندھے اور اس سنت سنیہ کی فضیلت سے محروم رہے خود عمامہ باندھے اور عمل السنہ کا ثواب لوٹتا رہے اور حتی الوسع مشرکین کی وضع سے کہ وہ بغیر عمامہ کے سر پر ٹوپی دینا ہے بچتا رہے اور عمامہ کے ہوتے ہوئے قصداً بلا کسی وجہ شرعی اور مانع قوی کے صرف ٹوپی سر پر دیئے ہوئے نماز پڑھنا پڑھانا دو حال سے خالی نہین اگر بوجہ کسل اور سستی کے پگڑی کو بوجھ اور ایک قسم کا بار جانکر اور اوسکے باندھنے مین ایک گونہ تکلیف اور محنت تصور کرکے بدون عمامہ کے نماز پڑھتا ہے تو بسبب اسکے کہ اوسنے ایک امر مستحب کو جسکے استحباب کی تصریح کتب معتبرۂ فقہیہ مین موجود ہے ترک کیا نماز اوسکی مکروہ ہوگی منیۃ المصلی اور اوسکی شرح تعلیق مجلی مین جو مطبع یوسفی واقع فرنگی محل لکھنؤ مین چھپ چکی حاکیا عن حلیۃ المحلی ہے والمستحب ان یصلی فی ثلثۃ اثواب قمیص وازار وعمامۃ لان ستر العورۃ واخذ الزینۃ یحصل بھذا مستحب یہ ہے کہ مرد قمیص اور ازار اور عمامہ مین نماز پڑھے اسواسطے کہ ستر عورت اور اخذ زینت جو آیۂ کریمہ خذوا زینتکم عند کل مسجد مین مامور بہ ہے انھین تین کپڑوں سے حاصل ہوتا ہے اور حلیہ مین ہے وفی التحفۃ والبدائع واما المستحب فھو ان یصلی فی ثلثۃ اثواب ازار ورداء وعمامۃ انتھی بقدر الحاجۃ اور فتح باب العنایہ للمحدث المکی العلامۃ علی القاری مین ہے ویستحب للرجل ان یصلی فی ثلثۃ اثواب قمیص وازار وعمامۃ اور علامہ حلبی کی غنیۃ المستملی مین ہے وفی الخلاصۃ والمستحب

ان یصلی الرجل فی ثلثة اثواب قمیص وازار وعمامة انتہی حاصل یہ کہ مرد کے لیے مستحب یہ ہے کہ
قمیص اور ازار اور عمامہ مین نماز پڑھے اور اگر بجای قمیص کے چادر ہو جس سے اوپر کا بدن مع مونڈھون
اور بازوونکے اچھی طرح ڈھک جائے تو بھی مستحب ادا ہو جائیگا گو چادر تحصیل کمال ستر و کمال زینت
واجب الایثار مین نازل اور قمیص اوسکا محصل کامل اور اوسکے وجود کا حامل ہے اسیوجہ سے سید المرسلین
حبیب رب العلمین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کو قمیص محبوب تر تھا اور اکثر احوال مین
بدن شرف مخزن سے مشرف تھا شمائل امام ترمذی اور سنن ابی داؤد مین ام المومنین حضرت ام سلمہ
رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم القمیص پھر
درصورتیکہ مقتدی کے سر پر عمامہ ہو اور امام کے سر پر نہو گو مقتدی نے خود ترک مستحب نکیا لیکن چونکہ امام
نے مستحب کو جو حکم سنت مین ہے ترک کیا اور مکروہ ہونا ہر سنت و مستحب کے ترک کا شرع شریف مین ثابت
ہو چکا در مختار شرح تنویر الابصار مین ہے ویکرہ ترک کل سنة ومستحب انتہی مقتدی کی نماز مین بھی
من وجہ کراہت کو دخل رہا فان صلاة الموتم مضمنة بصلاة الامام کما حققه الحافظ الطحاوی الامام
فی مسنده المعتمد علیه للائمة الفخام المشهور بمعانی الآثار فی غیر واحد من المقام لہذا اعادہ
اوسکا اگر وقت مین گنجائش ہو اور سبب حرج اور موجب فتنہ وہرج نہو مستحب ہے فان الکراهة
اذا کانت کراهة تحریم تجب الاعادة او تنزیه فتستحب کما هو مفصل فی فتح القدیر للمحقق
الهمام الامام ابن الهمام اور اگر عمامہ باندھنے کو حقیر امر جانکر اور اس شعار اسلام کو خوار تصور کر کے
بغیر عمامہ کے نماز پڑھتا پڑھاتا ہے تو امر اوسکا مذموم اور احکام تفصیلی اوسکے جواب مسئلہ اول و دوم سے
معلوم نور الانوار مین ہے والتهاون بالشریعة وان کانت مرویة بطریق الآحاد کفر انتهی ای فضلا عن
ان تکون منقولة بطریق الشهرة او التواتر اعاذنا الله عن ذلک وعصمنا من المهالک وهو اعلم
بظواهر الامور والسرائر۔

جواب مسئلہ چہارم سرور عالم حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہمیشہ باعمامہ نماز پڑھی

اور کسی صحیح حدیث مین وارد نہین کہ آپنے بغیر عمامہ امامت فرمائی بلکہ عادت شریف اور خصلت منیف یہ تھی
کہ ہر حالت مین سفر وحضر گھر کے اندر اور گھر کے باہر نماز وغیر نماز مین نری ٹوپی سر پر نہ دیتے اور سر انور پے
عمامے کو رشک ماہ ومہر فرماتے رہتے حتی کہ وضو فرماتے وقت بھی عمامہ کو نہ توڑتے نہ اوسے سر منور سے اوتارتے
رکھتے اسیوجہ سے علمانے عمامہ کو مطلقا خاصکر نماز مین سنت قرار دیا اور نری ٹوپی سر پر دینے کو مشرکونکی
وضع بتادیا ہندوستان مین حدیث شریف کے شائع کرنیوالے اوسکی شرحین بطرز ترجمے کرکے علما اور غیر علما کو انوار
علم وعمل بالسنہ سے منور فرمانیوالے عاشق سید اولاد آدم شیخ العرب والعجم محدث نبیہ فقیہ
وجیہ مولانا وولی نعمتنا الشیخ محمد عبد الحق المحدث الدہلوی لازال ملتفتاً الیہ بالالتفات النبوی
مشکوۃ شریف کی شرح فارسی مین افاضہ فرماتے ہین بدانکہ پوشیدن عمامہ سنت ست واحادیث

بسیار در فضل آن وارد شدہ است وآمدہ است کہ دو رکعت بعمامہ بہتر ست از ہفتاد رکعت
بے عمامہ انتہی اور عالم ہمام علامہ امام سیدنا الشیخ ابراہیم بیجوری کساہ اللہ اللباس النوری
مواہب لدنیہ شرح الشمائل الترمذیہ مین افادہ فرماتے ہین والعمامۃ سنۃ لاسیما للصلاۃ
ولقصد التجمل لاخبار کثیرۃ واما لبس القلنسوۃ وحدہا فہو زی المشرکین انتہی عمامہ
سنت ہے خاصکر نماز اور قصد تجمل کیلیے بسبب وارد ہونے احادیث کثیرہ اور اخبار شہیرہ
کے لیکن پہننا ٹوپی کا تنہا بغیر عمامہ کے وہ وضع ہے مشرکونکی۔ وقت لکھنے جواب مسئلہ بالا
کے قولی حدیثین جو نظر قاصر کے سامنے تھین وہ حیز تحریر مین آچکین اب فعلی حدیثین جو اسوقت زیر
نظر فاتر ہین اونمین سے قدرے بطور مشتے نمونہ از خروارے چند حدیثین جو بعض اونمین سے متضمن قولی بھی
ہین مذکور ہوتی ہین۔ الامام الثانی رکن رکین مذہب نعمانی دوسرے امام بخاری بل ہو اعلی شانا من البخاری لانہ
قد جمع بین کمال الفقاہۃ وجمال التحدیث کما لایخفی علی من طالع مصنفاتہما فی فن الحدیث
ہمام بے عدیل امام جرح وتعدیل امام حافظ الاسلام خاتمۃ الجہابذۃ النقاد الاعلام شیخ
الحدیث وطبیب علل فے القدیم والحدیث فقہ وحدیث کے حاوی امام حجۃ الاسلام

ابو جعفر طحاوی اپنی کتاب لاجواب احادیث نبوی کے بحر زخار شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا یحیی بن حسان قال ثنا حماد بن زید عن ایوب عن عمرو بن وهب الثقفی عن المغیرة بن شعبة ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم توضأ وعلیه عمامة فمسح علی عمامته ومسح بناصیته بیشک پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم نے وضو کیا حالانکہ سر پر آپ کے عمامہ تھا پس مسح کیا آپ نے عمامہ اور ناصیہ مبارک پر یعنی آگے کے چوتھائی سر پر واخرجه الامام مسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجة وابن الجارود فی المنتقی ایضا مطولا ومختصرا وفی الحدیث المسح علی العمامة ولا اعتبار به فی الجملة الا ان محرر المذهب العالم الربانی الحافظ الامام محمد بن الحسن الشیبانی اخرج فی الموطأ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما انه سئل عن المسح علی العمامة فقال لا حتی یمس الشعر الماء ثم قال وبهذا نأخذ لا یمسح علی الخمار ولا علی العمامة بلغنا ان المسح علی العمامة کان فترک وهو قول ابی حنیفة رحمه الله تعالی وقد ذکر ان ما اتی به الامام محمد رحمه الله تعالی من البلاغات فلها حکم الموصولات المسندات المستندات وقال الحافظ الامام الطحاوی رحمه الله تعالی اثر روایته لحدیث المذکور من طریق اخری غیر الوجه المسطور ففی هذا الاثر ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم مسح علی بعض الراس وهو الناصیة وظهور الناصیة دلیل علی ان بقیة الراس لها حکم ما ظهر منه لانه لو کان حکمه قد ثبت بالمسح علی العمامة لکان کالمسح علی الخفین فلم یکن الا وقد غیبت الرجلان فیهما ولو کان بعض الرجلین بادیا لا یجزأ ان یغسل ما ظهر منهما ویمسح علی ما غاب منه فجعل حکم ما غاب منهما

مضمضنا بحکم ما بدا منهما فلما وجب غسل الظاهر وجب غسل الباطن فکذلک
الراس لما وجب مسح ما ظهر منه ثبت انه لا یجوز مسح ما بطن منه لیکون
حکمه کله حکما واحدا کما کان حکم الرجلین اذا غیبت بعضهما فی الخفین حکماً
واحداً فلما اکتفی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فی هذا الاثر بمسح الناصیة عن مسح
ما بقی من الراس دل ذلک ان الفرض فی مسح الراس هو مقدار الناصیة وان ما فعله فیما
جاوز به الناصیة فیما سوی ذلک من الآثار یعنی التی ساقها فیما قبل من اول الباب کان دلیلا
علی الفضل لا علی الوجوب حتی تستوی هذه الآثار ولا تتضاد انتهی وهذا کما تری
کلام نفیس فی غایة النفاسة وتقریر متین فی نهایة المتانة دل دلالة ظاهرة علی ان
المسح منه صلی الله تعالی علیه وسلم علی العمامة لم یکن لانه من جملة ما فرضها
اتیانا بالمامور به فی القرآن الوارد به بل کان لوجه من الوجوه التی ذکرها الامام
الحافظ البدر العینی ونص کلامه فی عمدة القاری الذی هو من احسن
شروح البخاری توضیحا واتمها واجلاها بیانا وتشریحا اما مسحه علیه الصلاة والسلام علی عمامته فاوله
بعضهم بان المراد من العمامة ما تحتها من قبیل اطلاق اسم الحال علی المحل واوله البعض بان الراوی
کان بعیدا عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فمسح علی راسه ولم یضع العمامة عن راسه فظن الراوی انه مسح
علی العمامة وقال القاضی عیاض احسن ما حمل علیه اصحابنا احادیث المسح علی العمامة انه علیه الصلاة والسلام
لعله کان به مرض منعه کشف راسه فصارت العمامة کالجبیرة التی یمسح علیها انتهی [illegible]
الحدیث الثانی والثالث الذین یاتیان منا ان شاء الله تعالی علی ما یدرکه اوصامنا (۴) امام ابوداود
اپنی سنن میں حضرت ثوبان مولای سید انس وجان رضی الله تعالی عنه واوخله فی فرادیس
الجنان سے روایت کرتے ہیں بعث رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم سریة فاصابهم البرد
فلما قدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم امرهم ان یمسحوا علی العصائب والتساخین [illegible]

١٧

ایک چھوٹے لشکر کو کسیطرف روانہ فرمایا منزل مقصود پر پہنچکر یا اثنای راہ مین اونکو سردی نے
ستایا ایسا کہ وضو کرتے وقت عمامہ سر پر سے ہٹا کر اونکو مسح کرنا دشوار ہوا اور پاؤنکے دھونے
مین اونکو قوی اندیشہ تلف کا یا نقصان کا پیدا ہوا جب مدینۂ منورہ مین آئے اور حاضر
خدمت رؤف و رحیم ہوئے تو آپنے اونکو رخصت کی خلعت سے آراستہ فرمایا او رعمامون
اور موزون پر مسح کرنے کا حکم اونکو دیا و من ادل الدلیل علی نما ابلحہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لھم
فی ھذا الحدیث من المسح علی العمائم کان لاجل الحرج القائم والضرار اللائم الحدث اللاحق کما لا یخفی
علی الذھن الفائق (۳۳) اسی سنن ابی داود مین حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ
وارضاہ فیما ہنا لک کہتے ہین رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یتوضأ وعلیہ
عمامۃ قطریۃ فادخل یدہ وفی نسخۃ یدیہ من تحت العمامۃ فمسح مقدم راسہ
ولم ینقض العمامۃ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے

۱۸

حالانکہ سر مبارک پر عمامۂ قطری تھا جو قریۂ قطر مین بنا گیا تھا پس داخل فرمایا آپنے دونون
مبارک ہاتھونکو عمامے کے نیچے اور مسح کیا سر مبارک کے آگے کی جانب پر اور عمامۂ مبارک
کو نہ توڑا اور نہ اوسے سر مبارک سے اوتارا فانہ لو کان المسح علی العمامۃ مباحا لما احتاج
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی ادخال یدیہ تحت العمامۃ ولمسح علیہا باختیار
تلک الکلفۃ المکلفۃ (۳۴) ابو نعیم کی حلیہ مین ہے حدثنا ابراھیم بن ادھم حدثنا
ابو یعلی الحسین بن محمد الزبیری حدثنا ابو الحسن عبد اللہ بن موسی الحافظ
الصوفی البغدادی حدثنا لاحق حدثنا الحسن بن علی الدمشقی حدثنا محمد بن
فیروز المصیصی حدثنا بقیۃ بن الولید حدثنا ابراھیم بن ادھم عن ابیہ ادھم
بن منصور العجلی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان یسجد علی کور عمامتہ تحقیق نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عمامہ

کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے (۵) اوسط طبرانی مین حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ

تعالی عنہ سے مروی ہے رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یسجد علی کور عمامتہ دیکھا

مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو کہ سجدہ کرتے تھے عمامہ کے پیچ پر (۶) حافظ ابو القاسم

تمام بن محمد رازی کے فوائد مین ہے حدثنا محمد بن ابراھیم بن عبد الرحمن اخبرنا ابو بکر

احمد بن عبد الرحمن بن ابی حصین الانطرسوسی حدثنا کثیر بن عبید حدثنا

سوید بن عبد العزیز بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم کان یسجد علی کور العمامۃ بیشک نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سجدہ کرتے

تھے عمامہ کے پیچ پر۔ پھر یہ سجدہ کرنا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا عمامہ کے پیچ پر

بیان جواز کے لیے تھا یا بوجہ کسی ضرورت طپش زمین وغیرہ کے تھا ورنہ ہمارے حق مین بلا کسی ضرورت

کے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا مکروہ ہے چنانچہ کتب فقہ مین مبرہن ہو چکا ہے اسیواسطے حضور اقدس

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک صحابی کو عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے دیکھا آپنے اوسی حالت مین

اوسکی پیشانی پر سے عمامہ کے پیچ کو ہٹا دیا۔ امام ابوداود صاحب سنن محمود صالح بن خیوان

سے مراسیل مین راوی کہ ان رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم رای رجلا یسجد وقد

اعتم علی جبھتہ فحسر عن جبھتہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک مرد

کو سجدہ کرتے دیکھا حالانکہ عمامہ باندھا تھا اوسنے اپنی پیشانی پر اور پیشانی اوسکی عمامہ کے

پیچ سے ڈھکی تھی پس اوس پیچ کو حضور نے ہٹا دیا اور پیشانی اوسکی کھولدی وقد ورد

فی سجودہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم احادیث غیر ما ذکرنا واخبار سوی ما اوردنا وھی

وان کانت اسانیدھا لا یخلو من تکلم فیہ الا انھا الکثرۃ عدادھا وتعدد طرقھا صارت

حسنة قابلة للاحتجاج بها ولا نطول الكلام بذكرها الان فيما سردناه غنية عنها
مع انا لسنا بصدده وانما نحن بصدد انه صلى الله تعالى عليه وسلم كان يصلي متمما و
يفعل ذلك دائما وقد ثبت ذلك بحمد الله تعالى ثبوتا قائما (۷) صحابہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کے دیکھنے والے کما صرح به غير واحد منهم من المحققين من المحدثين منهم
الحافظ العسقلانی اور نیز بالمشافہ بلا واسطہ حدیثوں کی روایت کرنے والے کما حققه صاحب
مختصر المسند الكبير وصححه الشيخ المحقق الدهلوی ورجحه خاتم المحققين الاول
فی اسماء رجال المشکوة والثانی فی رد المحتار والف الامام ابو معشر جزءا فيما اسمعه
الامام الهمام من الصحابة الكرام واقره عليه خاتمة الحفاظ الجلال السيوطی فی
تبييض الصحيفة فی مناقب ابی حنيفة تابعی باتفاق اہل وفاق کما صرح به
المحدث المكی الحبر القاری فی كشف المغطی شرحه على الموطا وان انكره عناد
من انتشر بدعتهم فی زماننا من اهل النفاق خذلهم الله تعالى وطهر عنهم
حوزة الدين بحرمة من زوى له الارض فرأى مشارقها ومغاربها فشمل علمه الآفاق
تمام محدثین مصنفین اصحاب کتب ستہ ومسانید ومعاجیم وغیرہ کے اُستاد کسی کے بلا واسطہ
اور کسی کے بواسطہ حدیث لو كان الدين وفی رواية العلم وفی اخرى الايمان عند الثريا لناله
رجال فی رواية رجال من ابناء فارس اخرجه مسلم وغیرہ کے مصداق کما صرح به
بعض الحفاظ من المحدثين واقره عليه من بعده من المحققين اهل الحق والاحقاق
سراج الامة امام الائمة اعلم التابعين وابصرهم بالحديث کما افاده بعض
الناقدين من تبع التابعين امام **ابو حنیفہ** رحمه الله تعالى واسكنه الفردوس
الاعلی بسند صحیح حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں

۲۰

کہ کان رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم یوم فتح مکۃ علی بعیر اورق لے سوادرھو

الناقۃ القصوی متقلدا لقوس متعمما بعمامۃ سوداء من دبر تھے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم دن فتح مکہ معظمہ کے شرفہا اللہ تعالی سوار اونٹنی خاکستری رنگ پر جو مائل بسیاہی تھی جسکا

نام قصوا تھا کمان گلے مین ڈالے ہوئے عمامہ سیاہ اونٹ کے بالونکا باندھے ہوئے واخرجہ

ابن ماجۃ ایضا مختصرا ولفظہ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دخل مکۃ وعلیہ عمامۃ

سوداء (۸) امام محقق محدث مدقق سید الجارحین والمعدلین سند الناقدین المتقین المطبقین

امام طحاوی معانی الآثار مین پھر امام مسلم اپنی صحیح مین پھر امام ترمذی اپنی جامع اور شمائل مین پھر

نسائی اپنی مجتبی مین پھر ابن ماجہ اپنی سنن مین حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے

راوی واللفظ لاولھم اعنی الحافظ الطحاوی کہ ان رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم دخل

یوم فتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء بتحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ شریف مین جس دن

کہ آپنے اوسکو فتح فرمایا اس حال مین کہ آپکے سر مبارک پر عمامہ سیاہ تھا (۹) امام ترمذی شمائل مین اور نسائی اور

ابن ماجہ اپنی سنن مین عمرو بن حریث رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی واللفظ للترمذی رأیت علی راس

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عمامۃ سوداء دیکھا مین نے حضور کے سر مبارک پر عمامہ سیاہ (۱۰) اوسی مین حضرت

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خطب الناس

وعلیہ عمامۃ دسماء حضور اقدس نے لوگونکو خطبہ سنایا حالانکہ سر مبارک پر عمامہ چکنا یا سیاہ تھا (۱۱) اسی

شمائل مین ہے کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہین کہ دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

فی مرضہ الذی توفی فیہ وعلی راسہ عصابۃ صفراء حضور سراپا نور کے مرض رحلت مین

مین حاضر خدمت شریف ہوا حالانکہ آپکے سر مبارک پر عمامہ زرد تھا (۱۲) امام ابو داود کی

سنن مین حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ وکرم وجہہ فرماتے ہین کہ رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر و

علیہ عمامۃ سوداء دیکھا مین نے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو منبر پر اس حال مین کہ سیاہ عمامہ
ہے آپ کے سر مبارک پر (۱۳) ابن ابی عاصم کی کتاب الجہاد مین ہے حدثنا ابو موسی حدثنا
عثمان بن عمر عن الزبیر بن جوان عن رجل من الانصار قال جاء رجل الی ابن عمر فقال
یا ابا عبد الرحمن العمامۃ سنۃ فقال نعم قال رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
لعبد الرحمن بن عوف اذھب فاسدل علیک ثیابک والبس سلاحک ففعل ثم اتی
رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فقبض ما سدل بنفسہ ثم عممہ فسدل
من بین یدیہ ومن خلفہ ایک مرد انصاری نے کہا کہ ایک مرد نے حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا کہ کیا عمامہ سنت ہے فرمایا کہ ہان سنت ہے پیغمبر خدا صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا کہ تو جا اور اپنے کپڑے
اپنے اوپر ڈال لا اور اپنے ہتھیار پہنکر آ عبد الرحمن رضی عنہ ربہ الرحمن نے تعمیل حکم کی پھر
پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضری دی حضور نے خود اپنے دست
حق پرست سے اونکے کپڑے اون پر درست او ٹھیک کر دیے اور اونکے سر پر عمامہ باندھ دیا
اور اونکے آگے سے اور نیز پیچھے سے دونون جانب شملہ رکھا (۱۴) مصنف ابن ابی شیبہ
مین ہے کما فی العمدۃ للبدر الجحۃ حدثنا الحسن بن علی حدثنا ابن ابی کویر عن رشدین
عن ابن عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
عمم عبد الرحمن بن عوف بعمامۃ سوداء من قطن وافضل لہ من بین یدیہ مثل ھذہ وفی
روایۃ عن نافع عن ابن عمر قال عمم رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ابن عوف
بعمامۃ سوداء کرابیس وارخاہ من خلفہ قدر اربعۃ اصابع وقال ھکذا فاعتم فرماتی
حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے عمامہ

سیاہ روئی کے کپڑے کا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ کے سر پر باندھا اور عمامہ کے
پیچوں سے اونکے شملہ کے لیے کچھ بچا لیا اور چھوڑ دیا اوسکو اونکے آگے سے اتنا اور نافع کی روایت
مین حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے کہا اونھون نے کہ باندھا پیغمبر خدا صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ کے سر پر عمامہ سیاہ کپڑے کا اور چار
اونگلیونکے برابر اونکے پیچھے سے اوسکا شملہ رکھا اور فرمایا کہ اسیطرح عمامہ باندھو (۱۵) ابو عبید
حمصی کی حدیث مین ہے جو عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ بعث رسول
اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ یوم خیبر فعممہ
بعمامة سوداء ارسلها من ورائه خیبر کے دن پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے سر پر سیاہ عمامہ باندھ کر کے بھیجا اور شملہ اوسکا اونکے پیچھے
کی جانب چھوڑ دیا (۱۶) اوسط طبرانی مین حضرت ثوبان مولای سید انس و جان صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم وانزل علیہ الرحمۃ والرضوان کہتے ہین کہ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کان اذا اعتم ارخی عمامتہ بین یدیہ ومن خلفہ حضور مجسم نور جب عمامہ باندھتے شملہ
اوسکا آگے اور پیچھے دونون جانب سے لٹکاتے وفیہ الحجاج بن رشد ضعیف الا انہ
لیس بقادح فیما نرومہ علی ما سبق بیانہ (۱۷) معجم کبیر طبرانی مین ابو امامہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے مروی کان رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم لا یولی والیا حتی یعممہ
ویرخی لها من الجانب الایمن نحو الاذن پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کسیکو حاکم نہ بناتے
جبتک کہ اوسکے سر پر عمامہ نہ باندھتے اور اوسکا شملہ نچھوڑتے داہنی جانب کے کان کیطرف
وفیہ جمیع بن ثوب ضعیف ولا یتطرق بہ الی ما نحن فیہ تضعیف علی ما لا یخفی علی عالم. لہ

۲۳

راوی کہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دعا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی
عنہ یوم غدیر خم فعممہ وارخی عذبۃ العمامۃ من خلفہ ثم قال ھکذا فاعتموا
فان العمائم سیماء الاسلام وھی الحاجز بین المسلمین والمشرکین پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم نے غدیر خم کے دن حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو طلب فرما کر اونکے سر پر عمامہ
باندھا اور عمامہ کے شملہ کو اونکے پیچھے لٹکایا اور خطاب عام کے طور پر ارشاد کیا کہ اسیطرح
عمامہ باندھا کرو اور بے عمامہ کے نرہا کرو اسواسطے کہ عمامہ اسلام کی علامت ہے
اور عمامہ ہی فارق ہے مسلمانون اور مشرکون مین کہ مسلمانون کی وضع عمامہ ہے
اور مشرکون کی وضع نری ٹوپی بغیر عمامہ کے ہے اور یہ اونھین کی روش ہے تم اس سے
اجتناب کرو (۱۹) ابو الشیخ کی روایت مین ہے کہ ابو عبد السلام نے کہا کہ قلت
لابن عمر کیف کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعتم قال کان یدیر
کور العمامۃ علی راسہ ویغرزھا من ورائہ ویرخی لھا ذوابۃ بین کتفیہ مینے
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کسطرح اور کس طور پر عمامہ باندھا کرتے تھے جواب مین اونھون نے کہا کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر عمامہ کے پیچ کو دور دیتے اور اوسکے
سرے کو پیچھے گھرستے اور دونون شانونکے بیچ مین اوسکا شملہ لٹکاتے (۲۰) مسند امام احمد
وسنن ابی داؤد وسنن نسائی وصحیح ابن حبان ومستدرک حاکم وجامع ترمذی مین ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی واللفظ للترمذی کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اذا استجد ثوبا سماہ باسمہ عمامۃ او قمیصا او رداء ثم یقول اللھم لک الحمد انت
کسوتنیہ اسألک خیرہ وخیر ما صنع لہ ونعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

۲۴

جب پہنتے لباس جدید تو نام لیتے اوسکا عمامہ ہوتا وہ کپڑا یا کرتہ یا ردا پھر کہتے یا الٰہی تیرے ہی لیے حمد ہے اسلیے کہ تو ہی نے پہنایا مجھکو یہ کپڑا۔ مانگتا ہون مین تجھسے بھلائی اس کپڑے کی کہ خیریت سے بدن پر رہے اور نہ پہنچے اسکو کوئی آفت اور مانگتا ہون مین تجھسے بھلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا یہ کپڑا اوسکے لیے یعنی اسکو پہنکر تیری طاعت کرون اور تیری فرمانبرداری مین اسکو پرانا کرون اور پناہ پکڑتا ہون مین تیری رحمت کے ساتھ برائی اسکی سے اور برائی اوس چیز کی سے کہ بنایا گیا ہے اوسکے لیے یعنی اسکو پہنکر نہ اتراؤن اور کوئی گناہ نہ کرون بلکہ اسکو پہنکر تیری مرضیات مین مصروف رہون (۲۱) امام نسائی ابو امیہ عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ کانی انظر الساعۃ الی رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم علی المنبر و علیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفہ بین کتفیہ گویا کہ مین اس گھڑی دیکھ رہا ہون پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو کہ آپ منبر پر تشریف رکھتے ہین حالانکہ آپکے سر مبارک پر عمامۂ سیاہ ہے کہ چھوڑا ہے آپنے اوسکا شملہ درمیان مونڈھون کے (۲۲) سنن ابی داؤد مین عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ عممنی رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فسدلھا من بین یدی و من خلفی پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے میرے سر پر عمامہ باندھا پس شملہ لٹکا دیا آگے میرے اور پیچھے میرے یعنی دونون طرف شملہ چھوڑا سینے پر اور پیٹھ پر (۲۳) اسی سنن ابی داؤد مین عبد اللہ بن سعد اپنے والد ماجد سعد بن عثمان سے روایت کرتے ہین کہ رأیت رجلا ببخارا علی بغلۃ بیضاء علیہ عمامۃ خز سوداء فقال کسانیھا رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم دیکھا مین نے ایک مرد کو بخارا مین کہ سفید خچر پر سوار تھے اور اونکے سر پر سیاہ عمامہ خز کا تھا پس کہا اوس مرد نے کہ یہ عمامہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے عطا فرمایا (۲۴) سنن نسائی مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی کہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الاسبال

في الازار والقميص والعمامة دراز رکھنا کپڑے کا از راہ تکبر جو کہ مکروہ و حرام ہے اور کرنیوالا اوسکا قیامت کے دن
مستحق نظر رحمت الٰہی نہیں ہوتا ہے اور ازار ہی میں منحصر نہیں جیسا کہ مشہور تر ہے بلکہ پیرہن اور عمامہ میں بھی ہوتا
ہے کہ پیرہن کو ٹخنوں سے اور عمامہ کو موضع جلوس سے متجاوز رکھے دفقد الحدیث انہ اولا العمامۃ من ملبوس المسلمین الذی
لابد لاحد منہ في کل حین الا انہ لما اختیما في الذکر عند بیان الاسبال المنکر پس بسبب ورود انہیں احادیث
قولیہ و احادیث فعلیہ مسطورہ وغیرہ کے جنکے استیعاب میں طول طویل ہے اور نہ مقام اوسکے بسط کا متحمل ہے
سب ہی بزرگوں صحابہ نے عمامہ باندھنے کو فضل و سنت جانا اور اوسکے ترک کو مکروہ و روش غیر محمود تصور
کیا عمامہ تو عمامہ شملہ چھوڑنے اور عمامہ کو بھی صحابہ و اتباع صحابہ نے اختیار کیا اسی وجہ سے ہمارے علمای
کرام نے شملہ [illegible] اور مذاہب اہل سنت والجماعت نے اوسے مستحب قرار دیکر اوسکے رکھنے کا
حکم دیا یہانتک کہ [illegible] شافعیہ نے اوسے سنت مؤکدہ قرار دیدیا (۳۵) امام ترمذی اپنی جامع میں
[illegible] عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر کی سند سے راوی کہ کان النبي صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۳۶
اذا اعتم سدل عمامتہ بین کتفیہ قال نافع وکان ابن عمر یفعل ذلک قال عبید اللہ ورأیت
القاسم و سالما یفعلان ذلک یعنی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے لٹکاتے
شملہ کو درمیان اپنے دونوں مونڈھوں کے کہا نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بھی ایسا
ہی کرتے اور اونکی اعلی درجے کے شاگرد اور ان ائمہ حدیث سے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ
[illegible] جیسے امام [illegible] روایت حدیث کرتے ہیں اور امام کے اجلہ شیوخ ہیں کہ حضرت
[illegible] بن عمر [illegible] ہی کی طرح کرتے تھے کہ عمامہ کو بلا شملہ کے نہ باندھتے تھے بلکہ جب عمامہ
باندھتے تو شملہ بھی رکھتے اسطرح حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رکھتے تھے اور کہا عبید اللہ نے جو نافع کے
شاگرد ہیں کہ قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنہم کو دونوں صاحب مدینہ منورہ کے تابعین کے اکابر علما سے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ کے

اساتذہ فی الحدیث سے اور نخبہ اون سات فقہا کے ہین کہ اونکے زمانے مین مدینہ منورہ مین مدار

امر دین کا اونھین پر تھا کہ یہ دونون امام بھی عمامہ باندھتے وقت دونون مونڈھون کے درمیان شملہ

رکھا کرتے تھے مواہب لدنیہ مین اس حدیث شریف کے ذیل مین ہے قد استفید من ھذا الحدیث

ان للعذبۃ سنۃ اس حدیث سے سمجھا گیا کہ شملہ رکھنا سنت ہے پھر تھوڑی دور بعد اسکے لکھتے ہین

واشار بذلک الی انہ سنۃ مؤکدۃ محفوظۃ لم یترکھا الصلحاء یعنی امام نافع نے اپنا مقولہ وکان

ابن عمر یفعل ذلک اور عبید اللہ نے اپنا مقولہ وکان القاسم کیواسطے سے یہ بتا دیا کہ شملہ رکھنا

سنت مؤکدہ ہے اور صالحین امت صحابہ و تابعین و دیگر ائمہ و علمای دین نے اوسکو نہین چھوڑا اور

اونھین برابر متوارث چلا آیا حاصل کلام یہ ہے کہ عمامہ کی سنیت اور شملہ کے استحباب مین کوئی کلام نہین

بلا شبہہ یہ دونون حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین و تمام

علمای دین کا فعل ہے رہی ٹوپی کافرونکی بالخصوص نیچریونکی یا روافض و اکثر وہابیہ کی وضع

ہے مسلمان کو اس سے احتراز لازم اور تمسک بسنت اھم ہے واللہ الموفق لاتباع سنۃ نبیہ الکریم

الرؤف الرحیم واقتفاء آثار صحابتہ اولی العلم الجسیم الفہم المستقیم افضل الخیم وصلی اللہ تعالی

علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

جواب مسئلہ پنجم جامع الرموز کو بالکل نا معتبر کتاب کہنا غلط ہے در مختار و رد المحتار جیسی عمدہ التصانیف میں

شیخ علاء الدین اور خاتم المحققین سید محمد امین معروف بہ علامہ ابن عابدین کا اوسکے اقوال و روایات سے

استناد کرنا اس قول مردود کیلیے رد کافی ہے البتہ اوس سے مسئلہ نکالنا ہر شخص کا منصب نہین بلکہ

عالم متبحر کا کام ہے اور جو شخص اوسے بالکل نا معتبر بتائے قول اوسکا مردود ہے چاہے وہ وہابی ہو یا نام کا

سنی در پردہ وہابی ہو اور جسطرح باوجود عمامہ کے اور اوسکے استعمال پر قادر ہونیکے نماز مکروہ ہے جیسا کہ

سابق کے جوابونسے واضح و لائح ہو چکا اسیطرح باوجود قدرت اچکن وغیرہ کے صرف ازار اور پاجامہ

نماز مکروہ ہے کتب معتبرہ مین یہ مسئلہ بالتصریح موجود ہے منیۃ المصلی مین ہے ویکرہ ان یصلی فی ازار
واحد الا من عذر اور مکروہ ہے نماز پڑھنا ایک ازار مین مگر بسبب عذر کے کہ سوا
ازار کے اوسکے پاس اور کوئی کپڑا نہین یا میسر ہے مگر اوسکے پہننے پر کسی وجہ سے
قادر نہین تو ایسی صورت مین فقط ازار مین نماز اوسکی مکروہ نہ ہوگی کہ دین اسلام
کی بنا آسانی پر ہے نہ دشواری پر قال اللہ عزوجل وما جعل علیکم فی الدین
من حرج تعلیق محلی مین منیۃ المصلی کی عبارت مذکورہ کے ذیل مین محقق مدقق
امام ابن امیر الحاج کی حلیۃ المحلی سے منقول ہے ثم ھذہ الکراھۃ کراھۃ تحریمیۃ
کما یشیر الیہ قول رضی الدین فی المحیط فی تعلیلہ لانہ ترک اصل الزینۃ
واصل الزینۃ واجب الا تری ان الدخول بازار واحد مما یقبح بین الناس
فکیف عند قیامہ مقام مناجاۃ ربہ انتہی یعنی یہ کراہت کراہت تحریمی ہے جسکا مرتکب ۲۸
گنہگار ہوتا ہے اور بسبب اوسکے ارتکاب کے نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے اسواسطے کہ فقط ازار
باندھکر یا تنہا پایجامہ پہنکر نماز پڑھنے مین اصل زینت کا ترک ہے اور اصل زینت واجب ہے اور
واجب کا ترک مکروہ تحریمی ہو گیا تو نہین خیال کرتا ہے کہ زری ازار باندھ کر کسیکے یہان جانیکو
لوگ برا جانتے ہین بس مقام مناجات رب العلمین مین جو احکم الحاکمین ہے فقط ازار یا پایجامہ پہنکر
کھڑا ہونا کسطرح برا اور بے جا نہوگا اور نور الایضاح اور اوسکی شرح مراقی الفلاح مین ہے ویکرہ
للمصلی صلاتہ فی السراویل او الازار مع قدرتہ علی لبس القمیص نمازی کے لیے مکروہ ہے کہ فقط
پایجامہ مین یا فقط ازار مین نماز پڑھے باوجود اوسکی قدرت کے قمیص کے پہننے پر اور عالم عامل
پادشاہ عادل عالمگیر رحمہ اللہ تعالی کے فتاوی مین ہے ولو صلی مع السراویل والقمیص عندہ
یکرہ اور اگر کسی مرد نے فقط پایجامہ پہنکر نماز پڑھی حالانکہ قمیص اوسکے پاس موجود ہے تو

مکروہ ہوگی نماز اوسکی اور غنیۃ المستملی مین ہو ویکرہ ان یصلی فی ازار واحد او فی السراویل فقط
اور مکروہ ہو یہ کہ نماز پڑھے کوئی شخص نری ازار یا نرے پاجامہ مین اور عمدۃ الحفاظ المجتہدین زبدۃ الفقہاء
المحققین المدققین امام کمال الدین ابن الہمام رحمہ اللہ المفضل المنعام کی فتح القدیر مین ہو وفی
ثوب واحد لیس علی عاتقہ بعضہ یکرہ الا لضرورۃ العدم انتہی اور ایک کپڑے مین کہ جس سے
اوسکے مونڈھے ڈھکے نہون نماز مکروہ ہو مگر وقت میسر نہونے اور کپڑے کے حقیقۃ کہ اوسے دوسرے کپڑے
کی استطاعت ہی نہو یا حکما کہ کپڑا دوسرا موجود ہو مگر اوسکے پہننے پر قادر نہو اور علاوہ روایات فقہیہ کے
احادیث مرفوعہ و آثار موقوفہ مین بھی اس سے نہی وارد ہو امام طحاوی رحمہ اللہ تعالی کی معانی الآثار مین
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہو کہ قال رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اذا صلے
احدکم فلیلبس ثوبیہ فان اللہ احق من یزین لہ الحدیث جب ارادہ کرے کوئی تم مین سے نماز پڑھنے کا تو اپنے دونون
کپڑے پہنلے اور جسطرح بندون کے پاس اچھے کپڑے پہنکے جاتا ہو اسیطرح حق سبحانہ تعالی کے دربار مین
جب حاضری دینے کا قصد کرے تو بھی پورا لباس اپنا پہنکر حاضر ہو اسواسطے کہ اللہ بنسبت
بندونکے زیادہ مستحق ہو کہ اوسکے دربار مین زینت اور تجمل کے ساتھ حاضری دی جائے اسی حدیث
والشالہ کی وجہ سے امام الائمہ سراج الامہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نماز کیوقت وہ لباس
پہنتے جو عمدہ اور اعلی درجے کا ہوتا اور یہ شعار روافض زمانہ کا ہو کہ بازارونمین اور ملاقاتیون
مین جانے کے وقت تو عمدہ سے عمدہ کپڑے پہنکے جاتے ہین اور جب منعم حقیقی کے دربار مین
قیام کا وقت آتا ہو تو ایک لنگوٹ باندھ کے کھڑے ہو جاتے ہین اور کفران نعمت
ہی کے مرتکب ہوتے ہین نعوذ باللہ من سوء افعالھم وشر اقوالھم اور
سنن ابی داود مین حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہو کہ منع فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان یصلے فی لحاف لا یتوشح بہ

اکسیر الامراض

۲۹

والآخر ان یصلی فی سراویل ولیس علیہ رداء منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دو
باتوں سے ایک اس بات سے کہ نماز پڑھے مرد لحاف مین یعنی بڑی چادر یا دوہر مین اور نہ ڈھانکے
اوس سے مونڈھے اپنے اور نہ لپیٹے اوسکو تمام اعلی بدن اپنے پر اور دوسری اس سے کہ نماز پڑھے
پایجامہ مین حالانکہ اوسکے مونڈھون پر چادر نہو اور معانی الآثار اور صحیحین وغیرہ مین حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا روایت ہے واللفظ لبحر الاخبار الواردۃ عن
سید الاخیار لا یصلی احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ منہ شئ نہ نماز
پڑھے کوئی تم مین کا ایک کپڑے مین کہ نہو اوسکے مونڈھون پر اوس سے کچھ۔ اور معانی الآثار
مین ہے حدثنا عیسی بن ابراہیم الغافقی قال ثنا عبد اللہ بن وھب قال اخبرنی
زید بن الحباب عن ابی المنیب عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ
۳۳ تعالی علیہ وسلم انہ نہی ان یصلی الرجل فی السراویل وحدہ لیس علیہ غیرہ منع
فرمایا نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس سے کہ نماز پڑھے مرد تنہا پایجامہ مین کہ نہو اوسکے
بدن پر سوا اوسکے اور کوئی کپڑا قمیص وغیرہ اس حدیث شریف کے بعد امام طحاوی رحمہ اللہ
تعالی فرماتے ہین وھذا عندنا علی الوجود معہ غیرہ فان کان لا یجد غیرہ فلا باس
بالصلاۃ فیہ کما لا باس بالثوب الصغیر متزرا بہ انتہی یعنی یہ نہی جو اس حدیث
شریف مین محمول ہے اوس صورت پر کہ اوسکے پاس کوئی اور کپڑا مثل قمیص وغیرہ کے
موجود ہو۔ لیکن اگر اور کوئی کپڑا اوسے میسر نہو تو فقط پایجامہ مین یا فقط تہبند مین اگر
نماز پڑھیگا تو کوئی کراہت اور برائی نہین اسی واسطے ناطق بالحق والصواب سیدنا
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ امام الدنیا فی عصرہ وہمام المحدثین
فی دہرہ سیدنا امام بخاری علیہ رحمۃ الباری کی روایت مین فرماتے ہین اذا وسع اللہ

فاوسعوا جمع رجل علیہ ثیابہ صلی رجل فی ازار ورداء فی ازار وقمیص فی ازار وقباء
فی سراویل ورداء فی سراویل وقمیص الحدیث یعنی حضور سراپا نور کے زمان
سرور وبرکت نشان مین ہر شخص کو پورے طور پر کپڑے میسر نہ تھے اور بعض صحابہ
رضوان اللہ تعالی علیہم ایسے بھی تھے کہ ایک کپڑے کے سوا پر قادر نہ تھے تو حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شفقۃ علیہم ورافۃ بہم اجازت دی اور ایک کپڑے مین نماز
پڑھنے کی قباحت کلی کی نفی فرمائی تو اوس وقت مین جس شخص کو جو کپڑا میسر تھا اوسمین اوسکی
نماز کامل طور پر ادا ہوتی اور ہر قسم کی کراہت سے خالی رہتی تھی اور اب جو اللہ پاک نے مسلمانون
پر فراخی کی اور تنگدستی ونادری سے نجات دی قسم قسم کے مال ومنال سے اونکو متمتع کیا اور
ہر قسم کی نعمتون سے اونھین مالامال کردیا اب کوئی ایسا نرہا جو اسطرح کا نادار ہو کہ دوسرے کپڑے پر
قدرت نرکھتا ہو تو ایک کپڑے مین نماز نہ پڑھنا چاہیے اور احکم الحاکمین کی درگاہ عالی مین پوری

٣٦

زینت کے ساتھ حاضری دینا چاہیے مرد نماز پڑھتے وقت سب کپڑے اپنے بدن پر سجائے
اور جن کپڑون مین امرا و کبرا سے ملتا ہو اونھین مین نماز پڑھے پڑھائے اگر زیادہ نہون
تو کم سے کم دو کپڑے تو نماز کی حالت مین اوسکے زیب تن ہون وہ دو کپڑے تہبند اور چادر
ہون یا تہبند اور کرتہ ہون یا تہبند اور قبا ہون یا پاجامہ اور چادر ہون یا پاجامہ اور کرتہ ہون
اور اسیواسطے اعلم الصحابۃ وافضلہم بعد الخلفاء الاربعۃ فی الاجتہاد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی
اللہ تعالی عنہ عبد الرزاق کی روایت مین ارشاد کرتے ہین انما کان ذلک اذ کان الناس
لا یجدون ثیابا فاما اذا وجدوا فالصلاۃ فی ثوبین یعنی نہ تھا ایک کپڑے مین نماز پڑھنا
مگر اسلیے کہ لوگ متعدد کپڑے نہین پاتے تھے اور اب جو لوگون کو متعدد کپڑون پر دسترس ہے تو نماز
دو کپڑون مین پڑھنا چاہیے یعنی صرف تہبند یا پاجامہ مین نماز پڑھنا طریق محمود کو چھوڑنا ہے

حاصل سب جوابونکا یہ ہے کہ عمامہ اور کرتہ اور پایجامہ کیسے ہوتے ہوئے اگر ان تینون کپڑون
مین کوئی کپڑا چھوڑ کے نماز پڑھیگا تو نماز اوسکی مکروہ ہوگی بعض صورتون مین اعادہ
واجب اور بعض صورتون مین مستحب کما فصلناہ سابقا امام زمانہ صاحب ہدایہ کی تجنیس
مین ہے کل صلاۃ ادیت مع الکراھۃ فانھا تعاد لا علی وجہ الکراھۃ جو نماز کہ ادا کی گئی کراہت
کے ساتھ لوٹائی جائے اوس طور پر جسمین کراہت نہ ہو اور علامہ شرنبلالی کی مراقی الفلاح
مین ہے وتعاد الصلاۃ لترک واجب وجوبا وتعاد استحبابا بترک غیرہ انتھی اور دوہرائی جائے
نماز بوجہ ترک واجب کے اور یہ دوہرانا واجب ہے اور دوہرائی جائے بطور استحباب کے بسبب
چھوڑ دینے غیر واجب کے خواہ سنت ہو وہ غیر یا مستحب اور اگر ان تین کپڑون مین کوئی کپڑا موجود
نہو اور تحصیل اوسکی نمازی کی قدرت میسر سے باہر ہو تو جو میسر ہو اوسی مین اوسکی نماز کامل
طور پر ادا ہوگی اور ہر قسم کی کراہت سے خالی ہوگی چونکہ مجموعہ جوابات صائبات کا بفضل اللہ تعالی ۳۲
ایک رسالہ حافلہ ومقالہ کاملہ کی صورت مین جلوہ گر ہوا نام تاریخی اسکا کشف الغمامہ عن سنیۃ العمامہ رکھا
اور لقب تاریخی توضیح الحکم ہے اسکو ملقب کیا اللہ پاک اسکو مثل میری دیگر تصنیفوں کے مقبول طبائع خاص و عام کرے
اور اخوان اسلام کو اسپر عمل کرنیکی توفیق دیکر اسکو میرے لیے ذخیرۂ آخرت گردانے وما ذلک علی اللہ بعزیز وھو حسبی
ونعم الوکیل وحبذا الکفیل وصلی اللہ علی النبی الامی القائل فمن رغب عن سنتی فلیس منی رواہ البخاری
ومن احیی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بھا من غیر ان ینقص من اجورھم
شیئا ومن یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین اخرجھما الترمذی
واقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر رواہ امام ائمۃ الفقہ والحدیث سید التابعین وسند
المتبوعین الامام الاعظم ابو حنیفۃ الکوفی التابعی علیہ علی جمیع ائمۃ الروایۃ والدرایۃ رحمۃ ربنا الباری
حررہ العبد المسکین المتشبث بذیل شفاعۃ سید المرسلین وصی احمد الحنفی
الحنفی السنی کان اللہ لہ ولاسلافہ واخلافہ آمین

وصی احمد ۱۳
محدث
ناظم دین